سوال

(204) بہائیت کی طرف انتساب کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہائیت کی طرف انتساب

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی فقہی کونسل نے فرقہ بہائیہ کا جائزہ لیا جوگزشتہ صدی کے نصف آخر میں بلاد فارس (ایران) میں ظاہر ہوا اور آج اسلامی وغیرہ اسلامی ملکوں میں اس سے وابستہ لوگ پھیلے ہوئے ہیں اس فرقہ کے بارے میں علماء ومصنفین اوراس فرقہ کی حقیقت سے آگاہ لوگوں نے جواس کی نشات دعوت کتابوں اوراس فرقہ کے بانی مرزا حسین علی مازندرانی---20/ محرم 1233/ہجری بمطابق 12 نومبر 1817/کوپیدا ہوئے---اس کے پیروکاروں کے کردار واخلاق اس کے خلیفہ ولی عہد عباس آفندی مسمی عبدالبھاء اوراس فرقہ کی دینی تنظیموں کے بارے میں جولکھا ہے اس کا جائزہ لیا ہے۔ بہت سے قابل اعتماد مصادر وماخذ کے مطالعہ کے بعد جن میں سے کچھ کتابیں خود بہائی مصنفین کے قلم سے ہیں کونسل اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ: بہایت ایک نیا ایجاد کردہ دین ہے جو بابیت کی بنیاد پر قائم ہوا ہے اور خود بابیت بھی ایک نیا ایجاد کردہ دین ہے جسے علی محمد۔جو یکم محرم /1235/ہجری بمطابق اکتوبر 1819/ء کو شیراز میں میں پیدا ہوا----نے ایجاد کیا تھا ابتدا میں یہ شخص صوفی وفلسفی تھا اور طریقہ شیخ سے وابستہ تھا جس کا بانی اس کا گمراہ شیخ کاظم رشتی خلیفہ تھا جوکہ احمد زین الدین احسائی کے نام سے مشہور تھا طریقہ شیخ کے اس گمراہ بانی کا خیال یہ تھا کہ اس کا جسم ملائکہ کی طرح نورانی ہے اس طرح اور بھی بہت باطل ہفوات وخرافات کواس شخص نے اختیار کررکھا تھا علی محمد پہلے اپنے شیخ کے ان اقوال کا قائل تھا لیکن پھر یہ اس سے الگ ہوگیا اور پھر کچھ عرصہ بعد ایک نئے روپ میں ظاہر ہوا اور دعوی کرنے لگا کہ میں وہ علی بن ابی طالب ہوں جس کے بارا میں رسول (ﷺ) نے فرمایا کہ:

انا مدينة العلم وعلى بابها (جامع ترمذي)

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔"اس طرح اس نے اپنے آپ کو "باب" کہلانا شروع کردیا پھراس کے بعد اس نے یہ دعوی کیا کہ وہ مہدی منتظر کے لئے باب ہے اور پھر ایک اور قدم آگے بڑھ کر مہدی ہونے کا دعوی کردیا پھر اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس نے الوہیت کا دعوی کرتے ہوئے اپنے آپ کو اعلی کہنا شروع کردیا جب مرزا حسین علی مازندارانی مسمی بالبہاء نے اپنی دعوت کو شروع کیا تو باب نے بھی اس کی دعوت کو قبول کرلیا لیکن جب اس کے کفر اور فتنہ کی وجہ سے باب کو قتل کردیا گیا تو مرزا حسین علی نے اعلان کی کہ باب نے اس کے حق میں یہ وصیت کی ہے کہ بابیوں کا بھی سربراہ بھی یہی ہے اس طرح از خود ہی یہ بابیوں کا بھی سربراہ بن گیا اور اپنے آپ کو اس نے بہاء الدین کے نام سے موسوم کرلیا تھا۔ پھر اس نے ایک اور زقند لگائی اور یہ اعلان کیا کہ سابقہ تمام دین اس کے ظہور کے پیش خیمہ کے طور پر دنیا میں آئے تھے اور اس کے دین

کے سوا دیگر تمام دین ناقص ہیں یہ خوداللہ تعالی کی صفات سے متصف ہے اللہ تعالی کے تمام افعال کا یہ سرچشمہ ہے ۔ اللہ تعالی کا اسم اعظم یہی ہے رب العالمین سے مراد بھی یہی ہے جس طرح اسلام کی آمد سے سابقہ تمام دین منسوخ ہوگئے اسی طرح بہائیت کی آمد سے اسلام بھی منسوخ ہوگیا ہے باب اوراس کے پیروکاروں نے قرآن عظیم کی آیات کی جوتاویلیں کیں وہ حد درجہ عجیب وغریب اوران کی باطنیت کی مظہر تھیں یہ تاویلیں انہوں نے اس لئے کیں تاکہ قرآنی آیات کواپنی خبیث دعوت کے لئے استعمال کرسکیں اس نے یہ دعوی بھی کردیا تھاکہ آسمانی شریعتوں کے احکام بدل دینے کا اسے اختیار حاصل ہے اور پھر اس نے عبادتوں کی بھی نئی نئی صورتیں ایجاد کیں جن کے مطابق اس کے پیرو کارعمل کرتے تھے ۔ ثابت شدہ نصوص کی شہادت کی روشنی میں کونسل کے سامنے یہ واضح ہوگیا ہے کہ بہائیوں کا عقیدہ اسلام کے بالکل خلاف ہے اس عقیدہ کا قیام انسانی بت پرستی کی بنیاد پر ہے کہ اس عقیدہ میں بہاء کی الوہیت کا دعوی بھی کیا گیا ہے اور یہ دعوی بھی کہ اسلامی شریعت کے احکام تبدیل کرنے کا بھی اختیار حاصل ہے بہائیت کے ان افکار وآراء کی بنیاد پر کونسل باتفاق رائے یہ قرار دیا کہ بہائیت اور بابیت دائرہ اسلام سے خارج ہیں بلکہ یہ اسلام کے خلاف اعلان جنگ ہیں ان کے پیروکار کھلم کھلا کافر ہیں ان کے کفر میں شک کی قطعا کوئی گنجائش نہیں ۔ کونسل تمام مسلمانوں کو یہ تلقین کرتی ہے کہ وہ اس مجرم اور کافر گروہ کی دسیسہ کاریوں سے بچیں اس کا مقابلہ کریں اپنے آپ کو اس کے شر سے بچائیں کیونکہ یہ بات اب کوئی راز نہیں ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہچانے کے لئے استعماری حکومتیں اس تحریک کی پشت پناہی کررہی ہیں

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38